بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ جات متعلق پارۂ بست و ہشتم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۳ متعلق صفحہ ۸۶۷

تفسیر قمی میں بروایت ابو بصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ منقول ہے کہ ایک رات جناب سیدۃ صلوات اللہ و سلام علیہا نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے ہمراہ مجھے اور علیؑ اور حسنینؑ کو لئے ہوئے کہیں جانے کا قصد کرتے ہیں پس اسی ارادہ سے وہ جناب ہم سب کو ہمراہ لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ جب مدینہ کے مکانوں سے نکل گئے تو ایک دوراہہ ملا۔ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم داہنی طرف والے راستہ پر روانہ ہوگئے یہاں تک کہ ایک باغ پر پہنچے۔ جس میں چشمہ بھی جاری تھا۔ وہاں آنحضرتؐ نے ایک بکری مول لی جس کے ایک کان پر سفید نقطے تھے۔ اس کے ذبح کرنے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا۔ جب گوشت تیار ہوگیا تو سب نے مل کر کھایا۔ اس کے کھاتے ہی سب کے سب مر گئے۔ یہ حال دیکھ کر جناب سیدۃ روتی ہوئی خوف زدہ خواب سے بیدار ہوئیں۔ اور جناب رسولِ خدا سے اپنا خواب بیان نہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو جناب رسولِ خدا دراز گوش پر سوار خانۂ جناب سیدۃ میں تشریف لائے۔ اور جناب سیدۃ کو سوار کر لیا۔ پھر جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام اور حسنین علیہما السّلام سے فرمایا تم بھی چلو۔ پس جب یہ سب حضرات مدینہ سے نکلے تو ویسا ہی دوراہہ ملا جیسا کہ جناب معصومہؑ نے خواب میں دیکھا تھا پس جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے داہنا راستہ اختیار کیا جیسا کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام دیکھ چکی تھیں۔ پھر آنحضرتؐ ایک مقام پر پہنچے۔ جہاں خرمے کے درخت اور پانی کا چشمہ تھا تو آنحضرتؐ نے ایک بکری جس کے کان پر سفید تل تھے خرید فرمائی یہ بھی خواب کے مطابق ہوا۔ پھر اس کے ذبح کا حکم دیا۔ پس وہ ذبح کی گئی۔ گوشت اس کا بھونا گیا جیسے ہی اُن بزرگواروں نے نوش فرمانے کا قصد کیا۔ جناب سیدۃ اٹھیں اور ایک طرف جا کر اس خوف سے رونے لگیں کہ اب یہ سب مر جائیں گے۔ پس جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ اٹھ کر اپنی پارۂ جگر کے پاس وہاں تشریف لے گئے جہاں وہ رو رہی تھیں۔ اور یہ حال دیکھ کر فرمایا کہ اے لختِ جگر! تم روتی کیوں ہو؟ عرض کی بابا! میں نے

رات ایسا ایسا خواب دیکھا ہے۔ اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا وہ سب کچھ ہُو بہُو آپ اِس وقت تک کر چکے۔ پس میں اِس لئے آپ کے پاس سے ہٹ گئی کہ میں آپ کو مرتے ہوئے نہ دیکھوں۔ یہ سُن کر جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اُٹھے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ بعد اِس کے درگاہِ خدا میں مناجات کی۔ جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ایک شیطان ہے۔ نام اُس کا زہا ہے۔ اُس نے فاطمہؑ کو خواب میں یہ واقعہ دکھایا ہے۔ وہی مؤمنین کو اُن کے سوتے میں اذیّت دیتا ہے۔ جس سے وہ مغموم و محزون ہو جاتے ہیں۔ جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ اُسے میرے پاس لاؤ۔ پس جبرئیلؑ گئے اور زہا کو پکڑ لائے آنحضرت نے فرمایا کہ تو نے ہی فاطمہؑ کو یہ خواب دکھایا تھا؟ اُس نے عرض کی جی ہاں۔ یہ سُن کر آنحضرت نے اُس کے بدن پر تین بار تھوکا۔ جس سے اُس کے تین جگہ درد پیدا ہوگیا۔ پھر جبرئیلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ! فاطمہؑ سے کہہ دیجئے کہ اگر خواب میں کوئی خوفناک واقعہ دیکھا کریں۔ یا مؤمنین میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو یہ پڑھے اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَنْۢبِيَآءُ ہُ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُہُ الصّٰلِحُوْنَ مِنْ شَرِّ مَا رَاَيْتُ مِنْ رُّؤْيَايَ بعد اِس کے سورۂ حمد و قُل اعوذ برب الفلق۔ قُل اعوذ برب الناس اور قُل ہو اللہ احد پڑھ کے اپنے بائیں جانب تھوک دے۔ پس وہ خواب اُسے ضرر نہ پہنچائے گا۔ اُس وقت خداوندِ عالم نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ الخ۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۳ متعلق صفحہ ۸۰

قمی علیہ الرحمہ نے اِس آیت کے نازل ہونے کا سبب یوں لکھا ہے کہ مدینہ میں یہودیوں کے تین قبیلے رہتے تھے۔ ایک بنی نضیر۔ دوسرا بنی قریظہ۔ تیسرا بنی قینقاع۔ اِن تینوں کے اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین ایک مدّت تک کے لئے عہد و پیمان ہو چکا تھا۔ پس اِن سب نے عہد توڑ دیا۔ اور عہد شکنی کے باعث بنی نضیر ہوئے تھے۔ قصّہ یہ ہے کہ آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک شخص نے دو آدمیوں کو نادانستہ قتل کر دیا تھا اُن دونوں کی دیت ادا کرنے کے لئے مال نہ تھا آنحضرت روپیہ قرض لینے کے لئے کعب بن اشرف کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اُن دونوں مقتولوں کی دیت ادا کریں۔ جب اُس کے مکان پر پہنچے تو کعب نے جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی خاطر و تواضع کی۔ اور یہ ظاہر کر کے کہ میں حضور کے لئے کھانا تیار کراتا ہوں کھڑا ہوگیا اور دل میں آنحضرت کے مار ڈالنے کی تدبیریں گانٹھنے لگا۔ اور اپنے یاروں کو تلاش کرنے لگا۔ جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کعب کے ارادہ سے جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی۔ وہ جنابؐ مدینہ میں واپس تشریف لائے اور محمد بن مسلم انصاری

سے فرمایا تم بنی نضیر کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ خدا نے تمہارے ارادہ اور غدر سے اپنے رسولؐ کو آگاہ کر دیا ہے۔ اب تم یا تو ہمارا شہر چھوڑ دو یا لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ (محمد مسلم بنی نضیر کے پاس گئے اور فرمانِ نبوی کہہ سُنایا) انہوں نے جواب دیا ہم آپ کی بستی سے نکلے جاتے ہیں لیکن عبداللہ بن اُبی نے بنی نضیر سے کہلا بھیجا کہ تم ہرگز نہ نکلنا۔ اپنے مکانوں میں بیٹھے رہو اور محمدؐ سے لڑنے پر آمادہ ہو جاؤ۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔ میری ساری قوم اور میرے ہم قسم تمہاری نصرت کے لئے تیار ہیں۔ اگر تم شہر چھوڑ دو گے تو میں بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑا ہونگا اور اگر تم لڑو گے تو میں بھی تمہارے ہمراہ جنگ کروں گا۔ پس وہ لوگ سب کے سب ٹھہر گئے اور اپنے قلعوں کی درستی کرنے لگے اور لڑائی پر آمادہ ہو گئے اور جنابِ رسولِؐ خدا سے کہلا بھیجا کہ ہم تو نہیں نکلتے جو آپ کو کرنا ہو کر لیجئے۔ پس آنحضرتؐ تکبیر کہہ کے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ اصحاب نے بھی تکبیریں کہیں اور کھڑے ہو گئے۔ جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ! تم بنی نضیر کے مقابلہ میں جاؤ۔ اُن جنابؑ نے علم جنابِ رسولِؐ خدا دستِ مبارک میں لیا۔ اور بنی نضیر کی طرف بڑھے۔ جنابِ رسولِؐ خدا بھی اصحاب کو لئے ہوئے پہنچ گئے اور اُن کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ عبداللہ بن اُبی نے اُن لوگوں سے بے وفائی کی۔ جنابِ رسولؐ خدا کے محاصرہ میں جو جو مکان آنحضرتؐ کے لشکر کے سامنے پڑتے تھے اُن کو انہوں نے توڑ پھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اُن میں سے ایک شخص کا مکان بہت ہی خوبصورت تھا وہ بھی انہوں نے توڑ دیا۔ اُس وقت آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ اُن کے خرمے کے درخت کاٹ ڈالے جائیں۔ جیسے ہی درخت کٹنے لگے تو وہ سب کے سب گھبرا گئے۔ اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ! کیا خدا نے آپ کو فساد کا حکم دیا ہے؟ اگر یہ درخت آپ کے ہیں تو آپ لے لیں اور اگر ہمارا مال ہے تو آپ قطع نہ کریں۔ جب گھرے ہوئے کئی روز گزر گئے تو بنی نضیر کہنے لگے اچھا! ہم آپ کی بستی چھوڑے دیتے ہیں۔ آپ ہم کو اجازت دے دیجئے کہ ہم اپنا مال اپنے ہمراہ لے جائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے بیٹھے ہو ویسے ہی خالی ہاتھ نکل جاؤ۔ اخیر اسی میں ہے۔ خبردار! کوئی شخص اپنے ہمراہ کچھ بھی نہ لے جائے۔ ورنہ جس کے پاس ہم کچھ بھی پائیں گے اُسے قتل کر دینگے۔ پس وہ لوگ یوں ہی نکل پڑے۔ کچھ تو اُن میں سے فدک اور وادی القریٰ کو چلے گئے اور کچھ لوگ مُلکِ شام کی طرف نکل گئے۔ اُس وقت خدائے تعالیٰ نے هُوَ الَّذِيٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ سے فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ تک۔ اور خرمے کے کاٹنے پر جو انہوں نے جنابِ رسولِ خدا پر الزام لگایا تھا اُس کی ردّ میں خدائے تعالیٰ نے مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ سے

اِنَّکَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ تک اور عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کی مذمت میں اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا سے ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ہ تک آیتیں نازل فرمائیں۔ پھر فرمایا کَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ۔ اِن لوگوں سے مراد بنی قینقاع ہیں۔ پھر خدائے تعالےٰ نے عبداللہ بن اُبی اور بنی نضیر کی مثل بیان کی ہے۔ پس فرمایا کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ سے وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ہ تک۔

ضمیمہ نوٹ نمبر۱ متعلق صفحہ ۸۷۳

کے آخر میں جو قول مترجم ہے اُس میں صفحہ ۸۷۳ نوٹ کے ضمیمہ میں جو خطبہ اندراج سے رہ گیا ہے۔ اور جس کا حوالہ صفحہ ۸۷۳ نوٹ نمبر۱ میں دیا گیا ہے وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

تفسیر برہان میں بروایت عبدالرحمٰن ابن کثیر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بروایت اُن حضرت کے آباؤ اجداد کے منقول ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السّلام صلح معاویہ پر راضی ہو گئے تو وہ حضرت کوفہ سے روانہ ہو کر اُس سے جا ملے اور جب دونوں ایک جگہ مجتمع ہوئے تو معاویہ خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا۔ منبر پر چڑھ گیا اور جناب امام حسن علیہ السلام سے یہ خواہش کی کہ آپ اُس سے ایک درجہ نیچے کھڑے ہوں۔ پھر اُس نے کلام شروع کیا۔ اور کہا کہ لوگو! یہ حسنؑ فرزند علیؑ و فاطمہؑ ہم کو خلافت کا مستحق سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو اُس کا مستحق نہیں جانتے۔ اور یہ ہمارے پاس آئے اسی لئے ہیں کہ بخوشی و رغبت ہماری بیعت کریں۔ اس کے بعد کہنے لگا کہ اے حسنؑ! اب آپ اٹھ کے بیان فرمائیں۔ اُس پر جناب امام حسن علیہ السلام اُٹھے اور اُن حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُسْتَحْمِدِ بِالْاٰلَآءِ وَتَتَابُعِ النَّعْمَآءِ وَصَارِفِ الشَّدَآئِدِ وَالْبَلَآءِ عِنْدَ الْفُہَمَآءِ وَغَیْرِ الْفُہَمَآءِ الْمُذْعِنِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ لِامْتِنَاعِہٖ بِجَلَالِہٖ وَکِبْرِیَآئِہٖ وَعُلُوِّہٖ مِنْ لُحُوْقِ الْاَوْہَامِ بِبَقَآئِہٖ الْمُرْتَفِعِ عَنْ کُنْہِ ظَنَانَۃِ الْمَخْلُوْقِیْنَ مِنْ اَنْ تُحِیْطَ بِمَکْنُوْنِ

سب تعریف اُسی اللہ کے لئے زیبا ہے جو تمام عقلاء کے نزدیک اپنی نعمتوں کے سبب سے اور متواتر احسانات کے باعث سے اور تمام بلاؤں اور سختیوں کے دفع کرنے کی وجہ سے قابلِ تعریف ہے اور عقلاء سے مراد اُس کے بندوں میں سے ایسے یقین کرنے والے ہیں جو اُس کی ذات کو۔ اُس کی جلالت۔ اُس کی بزرگی اور اُس کی علو شان کے باعث اِس بات سے اعلےٰ سمجھتے ہیں کہ اُس کی بقا کو اوہام سے متعلق سمجھیں۔ نیز اُس کی شان کو اِس سے ارفع سمجھتے ہیں۔ کہ مخلوق کا گمان اُس تک پہنچ سکے۔ یا غور و فکر کرنے والوں کی عقلیں اُس کے اسرارِ غیبی کا احاطہ

غَيْبِهٖ رُوِيَّاتُ عُقُوْلِ الرَّائِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ فِيْ رُبُوْبِيَّتِهٖ وَ
وَحْدَانِيَّتِهٖ صَمَدًا لَا شَرِيْكَ لَهٗ فَرْدًا لَا ظَهِيْرَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّ لِلْعِبَادِ مِمَّا يَخَافُوْنَ نَذِيْرًا وَّ لِمَا يَاْمُلُوْنَ بَشِيْرًا فَنَصَحَ لِلْاُمَّةِ وَصَدَعَ
بِالرِّسَالَةِ وَاَبَانَ لَهُمْ دَرَجَاتِ الْعَمَالَةِ شَهَادَةً عَلَيْهَا اَمُوْتُ وَاُحْشَرُ وَبِهَا
فِي الْاٰجِلَةِ اُقَرِّبُ وَاُحِيْرُ وَاَقُوْلُ مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ فَاسْمَعُوْا وَلَكُمْ اَفْئِدَةٌ وَّ
اَسْمَاعٌ فَعُوْا اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ اَكْرَمَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاخْتَارَنَا وَاصْطَفَانَا وَاجْتَبَانَا
فَاَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ وَطَهَّرَنَا تَطْهِيْرًا وَّ الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ فَلَا نَشُكُّ
فِي اللّٰهِ الْحَقِّ وَدِيْنِهٖ اَبَدًا وَّ طَهَّرَنَا مِنْ كُلِّ اُفُنٍ وَّ غَيْبَةٍ مُّخْلِصِيْنَ اِلٰى اٰدَمَ

کر سکیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ پروردگار ہونے میں یکتا ہے اور اپنی یکتائی میں بے نیاز ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اور ایسا اکیلا ہے کہ اُس کا کوئی مددگار نہیں۔ اور میں اُس کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ (جناب) محمد (مصطفیٰ) صلے اللہ علیہ و آلہ اُسکے بندہ اور اُس کے رسول ہیں جن کو اُس نے منتخب کر لیا اور اُن کو چھانٹ لیا اور اُن کو پسند کر لیا اور اُن کو حق کی طرف بُلانے والا اور روشنی دینے والا چراغ بنا کر بھیجا۔ اور کل بندوں کے لئے جس جس چیز سے وہ ڈرتے ہوں اُس سے ڈرانے والا اور جن جن چیزوں کی وہ اُمید رکھتے ہوں اُن کی خوشخبری سُنانے والا (مقرر فرما کر بھیجا) پس آنحضرتؐ نے اُمت کی خیرخواہی کی اور خدا کا پیغام پہنچایا اور عمل کرنے والوں کے درجے اُن کو کھول کر دکھلائے یہ ایسی شہادت ہے کہ اسی پر میں مروں گا اور اسی پر محشور کیا جاؤں گا اور اسی کے ذریعہ سے معین وقت پر تقربِ خدا حاصل کرونگا اور اسی کی پناہ پکڑوں گا۔ اے گروہِ مخلوق! جو کچھ میں کہتا ہوں اُسے سُنو! اور تمہارے دل اور کان ہیں تو یاد رکھو! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن کو خدائے تعالےٰ نے اسلام کے ذریعہ سے معزز کیا اور ہم کو چن لیا اور ہم کو برگزیدہ کیا اور ہم کو چھانٹ لیا اور ہم سے ہر طرح کے رجس کو دُور رکھا اور ہم کو ایسا پاک قرار دیا جیسا کہ پاک قرار دینے کا حق ہے۔ اور رجس سے مراد شک ہے۔ پس ہم خدا کے حق ہونے میں اور اُس کے دین کے حق ہونے میں کبھی شک ہی نہیں کرتے اور یہ اُس کا احسان ہے کہ ہم کو اِس وقت سے پہلے آدم علیہ السلام تک ہر نقص و عیب سے پاک اور بری رکھا ہے۔ جہاں کہیں بھی آدمیوں کے دو گروہ ہوئے خواہ کتنے ہی معاملے ہوئے اور خواہ کتنے ہی زمانے گزرے ہم کو اللہ نے بہتر سے بہتر ہی فرقہ میں قرار دیا تا آنکہ خدائے تعالےٰ

نِعْمَةً مِّنْهُ لَمْ تَفْتَرِقِ النَّاسُ فِرْقَتَيْنِ اِلَّا جَعَلَنَا اللّٰهُ فِيْ خَيْرِهِمَا فَمَا دَامَتِ الْاُمُوْرُ وَاَفْضَتِ الدُّهُوْرُ اِلٰى اَنْ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لِلنُّبُوَّةِ وَاخْتَارَهُ لِلرِّسَالَةِ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابَهٗ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالدُّعَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ اَبِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ مَنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهٖ وَاَوَّلَ مَنْ اٰمَنَ وَصَدَّقَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْمُنْزَلِ عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الَّذِيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَاَبِي الَّذِيْ يَتْلُوْهُ وَهُوَ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَقَدْ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حِيْنَ اَمَرَهٗ اَنْ يَسِيْرَ اِلٰى مَكَّةَ وَالْمَوْسِمِ بِبَرَاءَةٍ سِرْ بِهَا يَا عَلِيُّ فَاِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ لَا يَسِيْرَ بِهَا اِلَّا اَنَا اَوْ رَجُلٌ مِّنِّيْ وَاَنْتَ هُوَ فَعَلِيٌّ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْهُ وَقَالَ لَهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ حِيْنَ قَضٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَمَوْلَاهُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ اَمَّا اَنْتَ يَا

نے (جنابِ) محمد (مصطفےٰ) صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے لئے مبعوث فرمایا اور اپنا پیغام پہنچانے کے لئے چھانٹ لیا اور اپنی کتاب اُن پر نازل فرمائی۔ پھر اُن کو حکم دیا کہ (لوگوں کو) خدائے عزوجل (کے دین) کی طرف بلائیں۔ پس میرے والدِ ماجد (اُن پر سلام خدا ہو) پہلے شخص ہیں جنہوں نے خدائے تعالےٰ کی اور اُس کے رسولؐ کی دعوت قبول کی اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے خدا اور جنابِ رسولِ خدا کی تصدیق کی۔ اور خدائے تعالےٰ نے بھی اپنی اُس کتاب میں جو اُس نے اپنے نبئ مرسل پر نازل فرمائی اُنہی کے بارے میں ارشاد فرمایا اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (دیکھو صفحہ ۳۵۵ سطر ۴) پس جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہ تھے جو اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر تھے۔ اور میرے والدِ ماجد وہ تھے جو اُن کے پیچھے پیچھے آئے اور وہ اُن کے گواہ بھی تھے اور اُن کا جزو بھی تھے اور جس وقت جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو یہ حکم دیا ہے کہ سورۂ برأت کو لے کر مکہ جائیں اور موسم (حج) میں اُس کا اعلان کریں تو اُس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یا علیؑ! مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس سورہ کو لیکر کوئی اور نہ جائے سوائے اِسکے کہ میں خود جاؤں یا ایسا شخص جائے جو مجھ سے ہو اور وہ تم ہو۔ پس علیؑ جنابِ رسولِ خدا سے ہیں اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ اُن سے۔ اور جس وقت جنابِ رسولِ خدا نے اُن کے مابین اور اُن کے بھائی جعفر ابنِ ابی طالب علیہما السّلام کے مابین اور اپنے غلام زید بن حارثہ کے مابین حضرت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں فیصلہ فرمایا تو اُن سے یہ ارشاد فرمایا کہ اب رہے اے علیؑ! تم سو تم مجھ

عَلِيٌّ فَمِنِّي وَ اَنَا مِنْكَ وَ اَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي فَصَدَّقَ اَبِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ سَابِقًا وَ وَقَاهُ بِنَفْسِهٖ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فِيْ
كُلِّ مَوْطِنٍ يُقَدِّمُهُ وَ لِكُلِّ شَدِيْدَةٍ يُرْسِلُهُ ثِقَةً مِّنْهُ بِهٖ وَ طُمَانِيْنَةً اِلَيْهِ لِعِلْمِهٖ
بِنَصِيْحَتِهٖ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ
فَكَانَ اَبِي سَابِقَ السَّابِقِيْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ
اَقْرَبَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ
وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً فَاَبِي كَانَ اَوَّلَهُمْ اِسْلَامًا وَ اِيْمَانًا وَ اَوَّلَهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
هِجْرَةً وَ لُحُوْقًا وَ اَوَّلَهُمْ عَلٰى وُجْدِهٖ وَ وُسْعِهٖ نَفَقَةً۔ قَالَ سُبْحَانَهٗ وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ
مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا

سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم میرے بعد ہر مومن کے مالک و آقا ہو۔ سو میرے والد ماجد نے سب سے پہلے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق فرمائی ہے اور اپنی جان کو خطرہ میں جھونک کر آنحضرت کی حفاظت کی ہے۔ اُس وقت سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر موقع پر انہی کو مقدم رکھتے تھے۔ اور ہر سخت لڑائی کی فتح کے لئے انہی کو بھیجتے تھے اس لئے کہ اُن پر پورا بھروسہ اور کامل اطمینان تھا کیونکہ جانتے تھے کہ وہ خدائے عز و جل کے خیر خواہ ہیں اور خدائے تعالےٰ نے اُن کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (دیکھو صفحہ ۸۵۳ سطر ۷) اس طرح میرے والد ماجد خدا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے میں سب سبقت کرنے والوں سے سابق تھے اور سب تقرب رکھنے والوں سے زیادہ مقرب تھے۔ نیز خدائے تعالےٰ نے فرمایا لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً (دیکھو صفحہ ۸۵۹ سطر ۸) پس میرے والد ماجد اسلام لانے میں بھی سب سے اول ہیں۔ اور ایمان لانے میں بھی۔ اور اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی طرف ہجرت کرنے میں بھی اور آنحضرت سے جا ملنے میں بھی اور تنگی و فراخ دستی ہر حالت میں خرچ کرنے میں بھی سب سے اول ہیں۔ چنانچہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (دیکھو صفحہ ۸۷۰ سطر اول) پس سلک و قوم کے آدمی میرے والد ماجد کے واسطے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ فَالنَّاسُ مِنْ جَمِيْعِ الْاُمَمِ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ لِسَبْقِهٖ اِيَّاهُمْ اِلَى الْاِيْمَانِ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَى الْاِيْمَانِ اَحَدٌ وَّقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَهُوَ سَابِقُ جَمِيْعِ السَّابِقِيْنَ فَكَمَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ السَّابِقِيْنَ عَلَى الْمُتَخَلِّفِيْنَ وَالْمُتَاَخِّرِيْنَ فَضَّلَ السَّابِقَ عَلَى السَّابِقِيْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط فَهُوَ الْمُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقًّا وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكَانَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَمُّهٗ حَمْزَةُ وَجَعْفَرُ ابْنُ عَمِّهٖ فَقُتِلَا شَهِيْدَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَتْلٰى كَثِيْرَةٍ مَّعَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے میں وہ اُن سب سے سابق رہے۔ اور ایک شخص بھی ایسا نہیں نکلا جو ایمان لانے میں اُن حضرت سے سابق رہا ہو۔ اور اسی بارے میں خدائے تعالےٰ نے یہ فرمایا۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (دیکھو صفحہ ۳۲۱ سطر ۶) پس میرے والد تمام سبقت کرنے والوں سے سابق رہے۔ اور جس طرح خدائے تعالےٰ نے تمام سابقین کو پیچھے رہ جانے والوں اور تاخیر کرنے والوں پر فضیلت دی ہے ویسے ہی تمام سابقین پر اُس کو فضیلت دی ہے جس نے سب سے پہلے سبقت کی۔ نیز فرمایا اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط (دیکھو صفحہ ۳۰۰ سطر ۹) پس وہی خدا پر سچے ایمان لانے والے ہیں اور وہی راہِ خدا میں برحق جہاد کرنے والے ہیں اور اُنہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور منجملہ اُن لوگوں کے جنہوں نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت قبول کی۔ اُن کے چچا حمزہؓ اور ان کے چچازاد بھائی جعفرؓ بھی تھے۔ اور یہ دونوں حضرات قتل ہو کر شہید ہو گئے۔ اور اللہ اُن دونوں سے راضی ہوا۔ حالانکہ اُن دونوں کے ساتھ اصحابِ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بھی بہت سے قتل ہوئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے حمزہؓ کو اُن سب میں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمْزَۃَ سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ مِنْ بَیْنِھِمْ وَجَعَلَ لِجَعْفَرَ جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِھِمَا مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ کَیْفَ یَشَآءُ مِنْ بَیْنِھِمْ وَذٰلِکَ لِمَکَانِھِمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَمَنْزِلَتِھِمَا وَ قَرَابَتِھِمَا مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ عَلٰی حَمْزَۃَ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً مِّنْ بَیْنِ الشُّھَدَآءِ الَّذِیْنَ اسْتُشْھِدُوْا مَعَہٗ وَ کَذٰلِکَ جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ لِلْمُحْسِنَۃِ مِنْھُنَّ اَجْرَیْنِ وَلِلْمُسِیْٓئَۃِ مِنْھُنَّ وِزْرَیْنِ ضِعْفَیْنِ لِمَکَانِھِنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَجَعَلَ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ بِاَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْ سَآئِرِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِمَکَّۃَ وَ ذٰلِکَ لِمَکَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ عَلٰی کَآفَّۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ فَقَالَ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَحَقٌّ

سیدالشہداء قرار دیا۔ اور جعفر کو انہی میں سے دو بازو ایسے عطا فرمائے جن سے وہ فرشتوں کے ساتھ جہاں جہاں اُن کا جی چاہے اُڑتے پھرتے ہیں۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ اِن دونوں کو جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قرابت اور جو منزلت اور جو درجہ حاصل تھا وہ کسی دوسرے کو نہ تھا۔ اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حمزہؓ پر اُن کے جنازہ کی نماز میں ستر تکبیریں فرمائیں اور ستر مرتبہ دعا کی اور جو شہید اُن کے ساتھ ہوئے تھے اُن کے لئے ایسا نہیں کیا۔ اور اسی طرح خدائے تعالےٰ نے جنابِ رسولِ خدا کی ازواج کے لئے یہ قرار دیا کہ جو اُن میں سے نیکوکار ہو اُس کے لئے دوہرا اجر ہے اور جو اُن میں سے بدکار ہو اُس کے لئے دوہرا وبال۔ وجہ یہ کہ اُن کو جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربِ جسمانی حاصل تھا۔ اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا اور تمام مسجدوں کی ہزار نمازوں کے برابر قرار دیا۔ سوائے مسجدِ حرام اور مسجدِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے جو مکہ میں ہے۔ اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ تمام مؤمنین کے مقابل جو جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی منزلت ہے وہ ظاہر ہو جائے۔ پس لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ پر درود کیونکر بھیجی جائے؟ فرمایا یوں کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ! پس ہر اسلام لانے والے پر یہ ایک حق ہے کہ وہ جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْنَا مَعَ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فَرِیْضَۃً وَّاجِبَۃً وَّاَحَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی خُمُسَ الْغَنِیْمَۃِ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَوْجَبَھَا فِیْ کِتَابِہٖ وَاَوْجَبَ لَنَا مِنْ ذٰلِکَ مَا اَوْجَبَ لَہٗ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الصَّدَقَۃَ مِنْہُ وَحَرَّمَھَا عَلَیْنَا مِنْہُ فَاَدْخَلَنَا فَلَہُ الْحَمْدُ فِیْمَا اَدْخَلَ فِیْہِ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَخْرَجَنَا وَنَزَّھَنَا مِمَّا اَخْرَجَہٗ مِنْہُ وَنَزَّھَہٗ کَرَامَۃً اَکْرَمَنَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِھَا وَفَضِیْلَۃً فَضَّلَنَا بِھَا عَلٰی سَائِرِ الْعِبَادِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حِیْنَ جَحَدَہٗ کَفَرَۃُ اَھْلِ الْکِتَابِ وَحَاجُّوْہُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مِنَ الْاَنْفُسِ مَعَہٗ اَبِیْ وَمِنَ الْبَنِیْنَ اَنَا وَاَخِیْ وَمِنَ النِّسَآءِ

پر درود بھیجنے کے ساتھ ہم پر بھی درود بھیجے کہ یہ فریضہ واجبہ ہے۔ اور خدائے تعالےٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مالِ غنیمت کا پانچواں حصّہ حلال قرار دیا۔ اور اپنی کتاب میں اُس کے بارے میں وحی فرمائی اور ہمارے لئے اُس میں سے وہی واجب قرار دیا جو آنحضرتؐ کے لئے واجب کیا تھا۔ اور آنحضرتؐ پر بھی صدقہ حرام کیا۔ اور ہم پر بھی صدقہ حرام کیا۔ پس اُس کا شکر ہے کہ اُس نے ہم کو اُسی میں داخل کیا جس میں اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو داخل کیا اور اُس سے ہم کو علیحدہ کیا اور بری رکھا جس سے آنحضرتؐ کو علیحدہ کیا اور بری رکھا۔ یہ ایک کرامت ہے جس سے اللہ تعالےٰ نے ہم کو مکرم فرمایا اور یہ ایک فضیلت ہے جو اُس نے ہم کو تمام بندوں کے مقابلہ میں عطا فرمائی۔ نیز خدائے تعالےٰ نے اپنے رسول محمدِ (مصطفیٰ) صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس وقت جبکہ اہلِ کتاب کے کفار نے آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا اور آپ سے کٹ حجتی کی۔ یہ فرمایا فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ (دیکھو صفحہ ۹۰ سطر ۶) پس جنابِ رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَنْفُس میں تو اپنے ساتھ میرے والدِ ماجد کو لیا۔ اور اَبْنَآء میں مجھے اور میرے بھائی کو اور نِسَآء میں میری والدۂ ماجدہ فاطمہؑ (زہرا) کو اور سب آدمی مُنہ دیکھتے رہ گئے۔ پس ہم ہی آنحضرتؐ کے اہل ہیں اور ہم ہی آنحضرتؐ کا گوشت و خون اور جان ہیں۔ اور ہم

فَاطِمَةَ اُمِّي مِنَ النَّاسِ جَمِيعًا فَنَحْنُ اَهْلُهُ وَلَحْمُهُ وَدَمُهُ وَنَفْسُهُ وَنَحْنُ مِنْهُ وَهُوَ مِنَّا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَلَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ التَّطْهِيْرِ جَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَنَا وَاَخِيْ وَاُمِّيْ وَاَبِيْ فَجَعَلَنَا وَنَفْسَهُ فِيْ كِسَاءٍ لِاُمِّ سَلَمَةَ خَيْبَرِيٍّ وَذٰلِكَ فِيْ حُجْرَتِهَا وَفِيْ يَوْمِهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ وَعِتْرَتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا ۔ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَا اَدْخُلُ مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَرْحَمُكِ اللّٰهُ اَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ وَاِلٰى خَيْرٍ وَمَا اَرْضَانِيْ عَنْكِ وَلٰكِنَّهَا خَاصَّةٌ لِيْ وَلَهُمْ ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ بَقِيَّةَ عُمْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَاْتِيْنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ

آنحضرتؐ سے ہیں اور آنحضرتؐ ہم سے۔ نیز خدائے تعالےٰ نے فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (دیکھو صفحہ ۶۷۳ سطر ۹) پس جس وقت یہ آیت تطہیر نازل ہوئی جنابِ رسولِؐ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ہم سب کو جمع کیا۔ مجھے اور میرے بھائی کو اور میری والدہ ماجدہ کو اور میرے والد ماجد کو۔ اور ہم سب کو اپنی ذات کے ساتھ حضرت اُمّ سلمہؓ کی کساء خیبری میں لے لیا اور یہ واقعہ اُنہی حضرتؓ کے حجرہ میں اور اُنہی کی باری کے دن کا ہے۔ پھر فرمایا یا اللہ! یہی میرے اہلِ بیت ہیں اور یہی میرے اہل ہیں اور یہی میری عترت ہیں۔ پس تو اِن سے ہر طرح کے رجس کو دُور رکھ اور اِن کو ایسا پاک قرار دے جیسا کہ پاک قرار دینے کا حق ہے۔ اُس وقت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ! آیا میں بھی ان کے ساتھ داخل ہو جاؤں؟ تو جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم فرمائے تم نیکی پر ہو اور تمہارا انجام بھی نیک ہوگا اور تم سے کوئی بات بھی ایسی نہ ہوگی جو میرے برخلاف ہو۔ لیکن یہ آیت تو خاص میرے لئے اور اِنہی کے لئے ہے۔ اِس واقعہ کے بعد سے جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ساری عمر یعنی جب تک کہ خدائے تعالےٰ نے اُن کو اپنی حضور میں نہ بُلا لیا روزانہ طلوعِ فجر کے وقت ہمارے دروازہ پر آتے اور یہ فرماتے تم پر خدا کی رحمت ہو نماز کا وقت آ گیا۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِيْ مَسْجِدِهٖ
غَيْرَ بَابِنَا فَكَلَّمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسُدَّ اَبْوَابَكُمْ وَاَفْتَحْ بَابَ عَلِيٍّ
مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِسَدِّهَا وَفَتْحِ بَابِهٖ
فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَيُوْلَدُ فِيْهِ غَيْرُنَا الْاَوْلَادُ غَيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَبِيْ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
تَكْرِمَةً مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَنَا وَتَفَضُّلًا اِخْتَصَّنَا بِهٖ عَلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ وَهٰذَا بَابُ
اَبِيْ قَرِيْنُ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَمَنْزِلُنَا بَيْنَ
مَنَازِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَنْ يَّبْنِيَ مَسْجِدَهٗ فَبَنٰى فِيْهِ عَشَرَةَ اَبْيَاتٍ تِسْعَةً لِبَنِيْهِ وَاَزْوَاجِهٖ وَعَاشِرُهَا

اپنی مسجد میں سے کل دروازوں کو بند کرا دیا سوائے ہمارے دروازہ کے۔ اس کے بارے میں لوگوں نے باتیں بنائیں تو آنحضرتؐ نے صاف فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے نہ تم لوگوں کے دروازے بند کئے ہیں۔ اور نہ علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا ہے بلکہ میں تو اُس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالے نے اُن سب کے بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور علیؑ کے دروازہ کے کھلے رکھنے کا۔ اس کے بعد سے کسی شخص کو مسجدِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حالتِ جنابت میں جانے کا حکم نہیں ملا۔ اور ہمارے سوا کسی اَور کی اولاد مسجد میں پیدا نہیں ہوئی۔ یہ خصوصیت جنابِ رسولِ خدا کو تھی اور میرے والد ماجد کو۔ یہ خدائے تعالے کی طرف سے ایک بزرگی تھی اور ایک فضیلت تھی جس سے خدائے تعالے نے تمام آدمیوں کے مقابلہ میں ہم کو مخصوص فرمایا ہے۔ یہ میرے ہی والد کا دروازہ تھا جو جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے اندر اُن کے دروازہ سے بالکل ملا ہوا تھا اور یہ ہمارا ہی گھر تھا جو جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں کے بیچ میں تھا اور صورت اُس کی یہ تھی کہ پروردگارِ عالم نے اپنے نبی علیہ السّلام کو حکم دیا تھا کہ اپنی مسجد بنائیں اور اُس میں دس گھر بنائیں نو تو اپنے لیے اور اپنی ازواج کے لئے اور دسواں کہ وہ اُن سب کے بیچ میں تھا میرے والد ماجد کے لئے اور اُس کا نشان اب تک بھی موجود ہے۔ اور البیت سے مراد وہی مسجدِ پاکیزہ ہے اور اُسی سے نسبت دے کے

وَهُوَ مُتَوَسِّطُهَا لِأَبِي فَهَا هُوَ لِبَسَبِيلٍ مُقِيمٍ وَ الْبَيْتُ هُوَ الْمَسْجِدُ الْمُطَهَّرُ وَهُوَ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهْلَ الْبَيْتِ وَنَحْنُ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنَّا الرِّجْسَ وَطَهَّرَنَا تَطْهِيْرًا۔ اَيُّهَا النَّاسُ! لَوْ قُمْتُ حَوْلًا نَحْوًا لَا اَذْكُرُ الَّذِي اَعْطَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَصَّنَا بِهٖ مِنَ الْفَضْلِ فِي كِتَابِهٖ وَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ لَمْ اُحْصِيْهِ وَاَنَا ابْنُ النَّذِيْرِ وَالْبَشِيْرِ وَالسِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَاَبِي عَلِيٌّ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشِبْهُ هٰرُوْنَ وَاَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ صَخْرٍ زَعَمَ اَنِّي رَاَيْتُهُ لِلْخِلَافَةِ اَهْلًا وَلَمْ اَرَ نَفْسِي لَهَا اَهْلًا فَكَذِبَ مُعٰوِيَةُ وَ ايْمُ اللّٰهِ لَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَزَلْ اَهْلَ الْبَيْتِ مُخِيْفِيْنَ مَظْلُوْمِيْنَ مُضْطَهَدِيْنَ مُنْذُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَاللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَنْ ظَلَمَنَا حَقَّنَا وَ نَزَلَ عَلٰى رِقَابِنَا وَحَمَلَ النَّاسَ

خدائے تعالےٰ نے ہم کو اہل البیت فرمایا۔ پس اہل البیت ہم ہیں اور ہم وہ ہیں جن سے خدائے تعالےٰ نے ہر قسم کے رجس کو دُور رکھا اور ایسا پاک قرار دیا جیسا کہ پاک قرار دینے کا حق ہے۔ اے لوگو! اگر میں ایک سال تک کھڑا رہوں تو سال بھر تک اُن بزرگیوں کا ذکر کرتا رہوں جو خدائے عزّ وجلّ نے ہم کو عطا فرمائی ہیں اور جن سے اُس نے ہم کو اپنی کتاب میں خصوصیت بخشی ہے۔ اور اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر جاری فرمائی ہیں تو بھی میں اُن کا اِحصاء نہیں کرسکونگا حالانکہ میں ڈرانے والے اور خوشخبری دینے والے اور اُس روشنی پہنچانے والے چراغ کا بیٹا ہوں جسے خدائے تعالےٰ نے تمام عالموں کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ اور میرے والدِ ماجد علیٔ مرتضےٰ تمام مومنوں کے آقا اور ہارون علیہ السّلام کے مانند ہیں۔ معاویہ ابنِ صخر نے یہ گمان کیا کہ میں اُس کو خلافت کا اہل جانتا ہوں اور اپنی ذات کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھتا یہ معاویہ نے صریح جھوٹ بولا۔ خدا کی قسم! کتابِ خدا میں اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر جو کچھ جاری ہوا ہے اُس کے بموجب ہم آدمیوں میں کل آدمیوں سے اولےٰ اور افضل اور اُن پر ہر طرح کا اقتدار و اختیار رکھنے والے ہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے۔ کہ جس وقت سے جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم اہلبیتؑ ڈرائے گئے۔ ستائے گئے۔ اور مظلوم رہے ہیں۔ پس خدائے تعالےٰ نے ہمارے مابین اور اُن لوگوں کے مابین جنہوں نے بزورِ ظلم ہمارا حق لے لیا۔ اور ہماری گردنیں دبائیں اور لوگوں

عَلَیٰ اَکْتَافِنَا وَ مَنَعَنَا مَنْهَمَنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْفَیْئِ وَ الْغَنَائِمِ وَ مَنَعَ اُمَّنَا فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ اِرْثَهَا مِنْ اَبِیْهَا اِنَّا لَا نُسَمِّیْ اَحَدًا وَّ لٰکِنْ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ قَسَمًا تَالِیًا لَوْ اَنَّ النَّاسَ سَمِعُوْا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَسُوْلِهٖ لَاَعْطَتْهُمُ السَّمَآءُ قَطْرَهَا وَ الْاَرْضُ بَرَکَتَهَا وَ لَمَا اخْتَلَفَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَیْفَانِ وَ لَاَکَلُوْهَا خَضْرَآءَ خَضِیْرَةً اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِذًا وَّ مَا طَمِعْتَ فِیْهَا یَا مُعٰوِیَةُ وَ اَصْحَابُکَ مِنْ بَعْدِکَ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ مَا وَلَّتْ اُمَّةٌ اَمْرَهَا رَجُلًا قَطُّ وَ فِیْهِمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا لَمْ یَزَلْ اَمْرُهُمْ سِفَالًا حَتّٰی یَرْجِعُوْا اِلٰی مَا تَرَکُوْا وَ قَدْ تَرَکَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ وَ کَانُوْٓا اَصْحَابُ مُوْسٰی هٰرُوْنَ اَخَاهُ وَ خَلِیْفَتَهٗ وَ وَزِیْرَهٗ وَ عَکَفُوْا عَلَی الْعِجْلِ وَ اَطَاعُوْا فِیْهِ سَامِرِیَّهُمْ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ خَلِیْفَةُ مُوْسٰی وَ قَدْ سَمِعَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کو ہم پر مسلط کر دیا اور کتابِ خدا میں مالِ فئے اور مالِ غنیمت میں سے جو حصّہ ہمارا مقرر تھا اُسے ہم سے روک لیا اور ہماری والدۂ (ماجدہ) علیہا السّلام کو اُن حضرت کے والدِ ماجد کی وراثت نہ لینے دی۔ ہم اِس وقت کسی کا نام نہیں لیتے لیکن میں خدا کی متواتر قسمیں کھا کر بیان کرتا ہوں کہ اگر اُن لوگوں نے خدا اور خدا کے رسولؐ کا قول سُنا ہوتا تو آسمان سے ٹھیک ٹھیک مینہ برسا کرتا اور زمین اپنی برکتیں دیا کرتی اور اِس اُمت میں دو تلواریں بھی ایک دوسرے کے خلاف نہ کھنچتیں اور قیامت کے دن تک لوگ ہری بھری زمین کی برکتوں سے سیر و سیراب ہوتے رہتے۔ اور اے معاویہ! تو اور تیرے بعد تیرے عزیز اِس خلافت کی کوئی طمع نہ کر سکتے اور جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ فرما چکے ہیں کہ جو اُمت بھی اپنے امر کا والی کسی شخص کو بنائے گی جس حال میں کہ اُس سے زیادہ علم والا اُسی اُمت میں موجود ہو تو اُن کا امر برابر پست ہوتا چلا جائیگا تا آنکہ وہ اُسی کی طرف رجوع کریں گے جس کو اُنہوں نے چھوڑ دیا ہو۔ جیساکہ بنی اسرائیل نے جو اصحابِ موسےٰ علیہ السّلام تھے حضرت ہارون علیہ السّلام اُنکے بھائی اُن کے خلیفہ اور اُن کے وزیر کو تو چھوڑ دیا اور گوسالہ کی عبادت پر جھک پڑے اور اِس کے بارے میں سامری کی اطاعت کر لی باوجود اس کے کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت ہارون علیہ السّلام حضرت موسےٰ علیہ السّلام کے خلیفہ ہیں۔ اسی طرح اِس اُمت نے بھی جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے والدِ ماجد کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اِس کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو حضرت ہارون علیہ السّلام کو حضرت موسےٰ علیہ السّلام سے تھی

صلى الله عليه وآله يقول ذلك لأبي عليه السلام إنه مني بمنزلة هارون من موسى
إلا أنه لا نبي بعدي وقد رأوا رسول الله صلى الله عليه وآله حين نصبه
لهم بغدير خم وسمعوه ونادى له بالولاية ثم أمرهم أن يبلغ
الشاهد منهم الغائب وقد خرج رسول الله صلى الله عليه وآله حذاراً
من قومه إلى الغار لما أجمعوا على أن يمكروا به وهو يدعوهم لما
لم يجد عليهم أعواناً ولو وجد عليهم أعواناً لجاهدهم وقد كف أبي
يده وناشدهم واستغاث أصحابه فلم يغث ولم ينصر ولو وجد عليهم
أعواناً ما أجابهم وقد جعل في سعة كما جعل النبي عليه السلام في سعة
وقد خذلتني الأمة وبايعتك يا ابن حرب ولو وجدت عليك أعواناً يخلصون
ما بايعتك وقد جعل الله عز وجل هارون في سعة حين استضعفه قومه

فرق اتنا ہی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ کس طرح آنحضرت نے غدیر خم میں اُن کو ولیعہد مقرر کیا۔ اور آنحضرت کا خطبہ بھی سُنا کہ کس طرح اُن کی ولایتِ عہد کا اعلان فرمایا۔ پھر اُن سب کو حکم بھی دیا کہ جو اُن میں سے حاضر ہیں وہ غائب کو بھی یہ خبر پہنچا دیں۔ اور جب (شریر) لوگوں نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ آنحضرت کو تکلیف پہنچائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھاٹی کی طرف اپنی قوم کے لوگوں سے پوری احتیاط کر کے کوچ فرمایا۔ اور موقعہ پر اُن کو نام لے لے کر پکارا چونکہ اُن کے برخلاف آنحضرت کو اعوان و انصار میسر نہ آئے اور اگر آنحضرت کو اُن کے برخلاف مددگار ملتے تو آنحضرت اُن سے ضرور جہاد کرتے۔ اور میرے والد ماجد نے بھی اُسی مصلحت سے اپنا ہاتھ روکا اور اُن کو قسمیں دے دے کر اپنی مصیبتوں کی گواہی چاہی اور پھر اصحاب سے باقاعدہ استغاثہ کیا مگر کسی نے آپ کے استغاثہ کا جواب نہیں دیا۔ اور کسی نے آپ کی مدد نہیں کی۔ اور وہ حضرت بھی اُن لوگوں کے برخلاف مددگار پاتے تو ہرگز اُن کی بات نہ مانتے چونکہ اُمت نے اُن کو چھوڑ دیا تھا اس لئے خدائے تعالےٰ نے اُن کو ویسا ہی اختیار دے دیا تھا جیسا جناب رسولِ خدا کو۔ (صلح یا جنگ کا اختیار دے دیا تھا) اور اے حرب کے بیٹے میں نے اسی طرح تجھ سے مصالحت کی ہے۔ اگر مجھے تیرے برخلاف مددگار میسر آتے تو میں کبھی تجھ سے صلح نہ کرتا اور یہ اختیار تو خدا نے ہارون علیہ السّلام کو بھی اُسی وقت عطا فرما دیا تھا جب کہ اُن کی قوم نے اُن کو کمزور کیا۔ اور اُن حضرت کے دشمن ہو گئے تھے۔ اسی طرح مجھے اور

وَعَادُوْهُ كَذٰلِكَ اَنَا وَ اَبِيْ فِيْ سَعَةٍ مِّنَ اللّٰهِ حِيْنَ تَرَكَتْنَا الْاُمَّةُ وَ تَابَعَتْ غَيْرَنَا وَلَمْ نَجِدْ عَلَيْهِمْ اَعْوَانًا وَ اِنَّمَا هِيَ السُّنَنُ وَ الْاَمْثَالُ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَوِ الْتَمَسْتُمْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ رَجُلًا وَّ لَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَبُوْهُ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرِيْ وَ غَيْرَ اَخِيْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تَضِلُّوْا بَعْدَ الْبَيَانِ وَ كَيْفَ بِكُمْ وَ اَنّٰى ذٰلِكَ لَكُمْ اَلَا وَ اِنِّيْ قَدْ بَايَعْتُ هٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰى مُعٰوِيَةَ وَ اِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يُعَابُ اَحَدٌ بِتَرْكِ حَقِّهٖ وَ اِنَّمَا يُعَابُ اَنْ يَّاْخُذَ مَا لَيْسَ لَهٗ وَ كُلُّ صَوَابٍ نَافِعٌ وَّ كُلُّ خَطَاۗءٍ ضَارٌّ لِاَهْلِهٖ وَقَدْ كَانَتِ الْقَضِيَّةُ فَهِمَهَا سُلَيْمَانُ فَنَفَعَتْ سُلَيْمَانَ وَ لَمْ تَضُرَّ دَاوٗدَ وَ اَمَّا الْقَرَابَةُ فَقَدْ نَفَعَتِ الْمُشْرِكَ وَهِيَ وَاللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِ اَنْفَعُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

میرے والد ماجد کو بھی منجانب اللہ یہ اختیار (صلح و جنگ) ملا ہُوا ہے۔ جبکہ اُمت نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہمارے غیر کی متابعت کر لی اور اُن اغیار کے برخلاف ہم کو اعوان و انصار میسر نہ آسکے۔ یہ تو وہی دستور و قواعد ہیں جن کی ایک دوسرے پیروی کیا کرتے ہیں۔ اے لوگو! اگر تم مشرق و مغرب کے مابین کسی ایسے شخص کو ڈھونڈو گے جو جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بیٹا ہو اور جس کے باپ جنابِ رسولِ خدا کے وصی ہوں تو تم میرے سوا اور میرے بھائی کے سوا اورکسی کو نہ پاؤ گے۔ اب بھی اللہ سے ڈرو اور یہ سمجھ لینے کے بعد تو گمراہ نہ ہو۔ مگر تمہیں یہ بات کیسے میسر آسکے گی۔ اور تمہیں یہ حصہ کہاں سے ملیگا (شیطان تو تم پر پورا مسلط ہوچکا ہے) خبردار ہو جاؤ۔ میں نے اُس شخص سے مصالحت کر لی ہے۔ اور اس وقت معاویہ کی طرف اشارہ فرمایا اور میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تمہارے لئے آزمائش اور تھوڑے عرصہ کے لئے نفع ہے۔ لوگو! کسی شخص کو اس بات کا عیب نہیں لگایا جاسکتا کہ اُس نے اپنا حق کیوں چھوڑ دیا۔ ہاں اُس کا عیب ضرور لگایا جاسکتا ہے کہ جو اُس کا نہ ہو وہ لے لے۔ ہر ٹھیک بات اپنے کرنے والے کو نفع پہنچانے والی ہے اور ہر غلط بات اپنے مرتکب کو نقصان پہنچانے والی ہے اور اُس قضیہ کا معاملہ اور ہے جسے سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے تھے تو اُس نے سلیمان علیہ السلام کو نفع پہنچایا اور داؤد علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ (کیونکہ داؤد علیہ السلام کی تو کوئی خطا نہیں تھی۔) اب رہی قرابت وہ تو مشرک تک کو بھی نفع پہنچائے گی۔ اور خدا کی قسم! مومن کے لئے تو وہ بہت ہی زیادہ نفع پہنچانے والی

لِعَمِّہٖ اَبِیْ طَالِبٍ وَهُوَ فِی الْمَوْتِ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُشْفَعُ لَکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَقُوْلُ وَیَعِدُ اِلَّا مَا یَکُوْنُ مِنْہُ عَلٰی یَقِیْنٍ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ کُلِّهِمْ غَیْرَ شَیْخِنَا اَعْنِیْ اَبَا طَالِبٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰئِکَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ہ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَعُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَارْجِعُوْا وَهَیْهَاتَ مِنْکُمُ الرَّجْعَۃُ اِلَی الْحَقِّ وَقَدْ صَارَعَکُمُ النُّکُوْصُ وَخَامَرَکُمُ الطُّغْیَانُ وَالْجُحُوْدُ اَنُلْزِمُکُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا کَارِهُوْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

ہے جیسا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حقیقی چچا حضرت ابوطالب سے اُن کی موت کے وقت فرمایا کہ آپ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیں تو میں اسی کے ذریعہ سے قیامت کے دن حق کی شفاعت کروں گا۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ایسا نہ فرماتے اور ہرگز ایسی ستعدی ظاہر نہ کرتے اگر اُن کی طرف سے ایسا یقین نہ ہوتا اور یہ امر سوائے ہمارے بزرگ یعنی حضرت ابوطالب علیہ السلام کے آدمیوں میں سے کسی دوسرے کو میسّر ہی نہیں آیا۔ اس لئے کہ عام طور پر تو خدائے تعالےٰ یوں فرماتا ہے۔ وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰئِکَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ہ (دیکھو صفحہ ۱۲۶ سطر ۹) اے لوگو! سنو! یاد رکھو! اللہ سے ڈرو اور حق کی طرف پھر آؤ۔ لیکن تم سے حق کی طرف پھرنے کی اُمید نہیں ہے۔ اس لئے کہ اُلٹے پاؤں پھر جانے نے تمہاری عقلیں مار دیں اور سرکشی و انکار نے تم کو بے ہوش کر دیا ہے تو کیا ایمان کو ہم تمہارے گلے کا ہار بنا سکتے ہیں جب کہ تم خود اُس سے نفرت کرنے والے ہو اور جو شخص بھی ہدایت کی پیروی کرے سلام خدا اُسی پر ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ معاویہ نے یہ کہا کہ خدا کی قسم حسنؑ اس وقت تک نہیں اترے جب تک کہ دنیا کو میری نظر میں اندھیر نہ کر دیا۔ میں نے ارادہ تو یہ کیا تھا کہ انہیں اٹھا کر دے ماروں مگر پھر یہ سوچا کہ اس وقت چشم پوشی ہی میں عافیت ہے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۶ متعلق صفحہ ۸۸۴

التہذیب اور الفقیہ میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ نمازِ جمعہ کے لئے کتنے آدمیوں کا ہونا لازم ہے؛ فرمایا سات آدمی۔ اور پانچ سے کم میں جن میں امام بھی داخل ہے نمازِ جمعہ واجب نہ ہوگی۔ جبکہ سات آدمی جمع ہو جائیں اور کسی قسم کا خوف نہ ہو تو ان میں سے ایک شخص امام بن جائے اور وہی خطبہ بھی پڑھے۔

ثواب الاعمال اور تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ شب جمعہ (کی نمازوں) میں سورۂ جمعہ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور جمعہ کی ظہر میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھیں (یعنی اگر جمعہ کی شرائط جمع نہ ہو سکیں اور ظہر کی نماز پڑھی جائے تو بھی یہی سورتیں پڑھی جائیں) اگر ایسا کریں گے تو گویا انہوں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سا عمل کیا۔ اس کی جزا میں خدائے تعالےٰ ان کو جنت عطا فرمائیگا۔ اے پروردگار عالم! تو ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

تفسیر قمی میں بروایت ابوالجارود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اِسْعَوْا بمعنی اِمْضُوْا ہے یعنی نماز کے لئے جاؤ اور اعمال جمعہ بجا لاؤ جو یہ ہیں۔ لبیں کتروانا۔ بغلوں کے بال صاف کرانا۔ ناخن لوانا۔ غسل جمعہ کرنا۔ پاک و پاکیزہ لباس پہننا۔ عطر لگانا۔ اسی کا نام سعی ہے۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ۱۹ (دیکھو صفحہ ۴۵۲ سطر آخر)۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۸۸۶

تفسیر قمی میں اس سورہ کا شانِ نزول یوں مروی ہے کہ ۵ھ ہجری میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی مصطلق سے لڑنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی میں ایک کنوئیں پر قیام فرمایا۔ پانی اس میں بہت کم تھا۔ انس بن سیار انصار کا ہم قسم اور جہجاہ بن سعید الغفاری عمر بن الخطاب کا اجیر یہ دونوں کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے گئے جیسے ہی ان دونوں نے اپنا اپنا ڈول کھینچا تو ابن سیار کا ڈول جہجاہ کے ڈول میں

اُلجھ گیا (جب ایک ڈول اُوپر آیا تو) اُس نے کہا یہ میرا ڈول ہے۔ جہجاہ نے کہا یہ میرا ڈول ہے۔ بس ان دونوں میں چھینا جھپٹی ہونے لگی تو) جہجاہ نے انس کے مُنہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ اُس کے مُنہ سے خون نکلنے لگا۔ انس نے (اپنی مدد کے لئے) انصار کو پکارا۔ جہجاہ نے (اپنی حمایت کے لئے) قریش کو آواز دی۔ یہ سب کے سب لے کر ہتھیار آ موجود ہوئے۔ قریب تھا کہ تلوار چل جائے (مگر معاملہ رفع دفع ہوگیا) عبداللہ بن اُبَیّ نے جو یہ خبر سُنی تو کہنے لگا کیا بات تھی؟ لوگوں نے اُس سے سارا واقعہ بیان کیا تو وہ ملعون غصہ ہو کر کہنے لگا میں تو پہلے ہی سے اس سفر سے نفرت کرتا تھا۔ میں بھی بڑا ذلیل آدمی ہوں (کہ ان کے ساتھ آیا) مجھے تو یہ گمان تھا کہ میں ایسی خبریں سُننے کے لئے زندہ ہی نہ رہوں گا۔ کہ وہ مجھے عیب بھی نہ معلوم ہوں۔ پھر اپنے یاروں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ یہ سب کچھ تمہاری ہی کرتوت ہے کہ تم نے ان مسلمانوں کو (اپنا مہمان بنایا) اپنے مکانوں میں جگہ دی۔ اپنے مالوں سے ان کی مدد کی۔ اپنی جانوں سے ان کی حفاظت کی۔ اپنے سینوں کو قتل ہونے کے لئے تم نے تان لیا۔ پس (نتیجہ تم کو یہ ملا کہ) اس (محمدؐ) نے عورتوں کو تمہاری بیوہ اور بچوں کو تمہارے یتیم بنا دیا۔ کاش کہ تم ان کو اپنی بستی سے نکال دیتے تو یہ کہیں اور جا پڑتے۔ اب اگر ہم مدینہ واپس گئے تو بڑی عزت والا زیادہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ اُس مجمع میں زید ابن ارقم بھی تھے۔ اُس زمانہ میں نوجوان تھے۔ ابھی ابھی بلوغ کو پہنچے تھے اور وہ وقت دوپہرہ کا تھا۔ اور آنحضرتؐ ایک درخت کے سایہ میں رونق افروز تھے۔ گرد و پیش مہاجرین و انصار کا جھرمٹ تھا کہ زید ابنِ ارقم حاضر خدمت ہوئے اور عبداللہ بن اُبَیّ نے جو کچھ کہا تھا اُس کی اطلاع دی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے لڑکے! شائد تجھے توہّم ہوگیا ہو۔ اُس نے عرض کی خدا کی قسم وہم نہیں ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا شائد تو اُس پر غصہ ہوا ہو! اُنھوں نے عرض کی نہیں واللہ میں اُس پر غصہ بھی نہیں ہوا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا شاید تیری سمجھ میں نہ آیا ہو۔ اُنھوں نے عرض کی نہیں قسم بخدا ایسا نہیں ہے (اب) آنحضرتؐ نے اپنے غلام شقران کو سواری تیار کرنے کا حکم دیا۔ جب سواری تیار ہوگئی تو اُس پر سوار ہوگئے۔ اصحاب میں اس بات کا چرچا ہونے لگا کہ جناب رسولِ خدا تو ایسے ناوقت کوچ نہ فرمایا کرتے تھے (آج کیا ہوگیا؟) یہ کہکر سب کوچ پر آمادہ ہوگئے۔ سعد بن عبادہ آنحضرتؐ سے جا ملے اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔ سعد نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور تو کبھی خلاف وقت کوچ نہ فرماتے تھے۔ (آج کیا سبب ہوا؟) فرمایا شاید تم نے اپنے صاحب کا قول نہیں سُنا ہے۔ سعد نے عرض کی

حضور کے سوا اور ہمارا صاحب کون ہے؟ فرمایا عبداللہ بن اُبی! اُس کا یہ گھمنڈ ہے کہ جب وہ مدینہ واپس جائے گا تو جو زیادہ عزت دار ہوگا وہ زیادہ ذلیل کو مدینہ سے نکال دے گا۔ سعد نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اور حضور کے اصحاب عزت والے ہیں۔ اور عبداللہ اور اس کے ساتھی ذلیل ہیں۔ پس جناب رسولِ خدا تمام دن چلتے ہی رہے اور کوئی آنحضرت سے بات نہیں کر سکا۔ بنی خزرج عبداللہ کو لعنت ملامت کرنے لگے۔ اُس نے قسم کھائی کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے۔ وہ بولے اچھا تو تو ہمارے ساتھ چل۔ اور جناب رسولِ خدا سے معافی مانگ لے۔ اُس نے گردن ہلا دی۔ جب رات ہوگئی تو آنحضرت پھر چل کھڑے ہوئے۔ اور دن رات برابر چلتے ہی رہے۔ سوائے نماز کے اور کسی کام کے لئے نہ اُترے۔ جب دوسرا دن ہوا تو ایک مقام پر نزولِ اجلال فرمایا۔ اصحاب نے بھی ڈیرے ڈال دئے۔ راہ میں جاگتے جاگتے پریشان ہو گئے تھے۔ وہ تو سب کے سب سو گئے۔ جنابِ رسولِ خدا کی خدمت میں عبداللہ ابن اُبی حاضر ہوا اور کہنے لگا میں خدا کو گواہ کرتا ہوں۔ اُسی کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے وہ بات نہیں کی۔ زید نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے۔ آنحضرت نے اُس کا عذر مان لیا۔ بنی خزرج زید کو بُرا کہنے لگے کہ تو نے عبداللہ بن اُبی ہمارے سردار کے خلاف کیوں جھوٹ بولا؟ زید ابن ارقم جنابِ رسولِ خدا کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ اور درگاہِ خدا میں عرض کرتے تھے۔ الٰہی تو خوب واقف ہے کہ میں نے عبداللہ ابنِ اُبی پر تہمت نہیں لگائی ہے۔ الغرض وہ لوگ تھوڑی ہی دُور چلے ہوں گے کہ آنحضرت پر وحی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ شدت و سختی آنحضرت پر طاری ہونے لگی۔ آنحضرت کا جسمِ مبارک اِتنا ثقیل ہو گیا قریب تھا کہ وحی کے بوجھ سے ناقہ بیٹھ جائے۔ جب یہ حالت دُور ہو گئی تو آنحضرت نے اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ صاف کیا۔ پھر زید ابنِ ارقم کا کان پکڑ کے اُن کو اُن کی سواری سے اُٹھا لیا۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے لڑکے! تیری زبان سے بھی سچ نکلا ہے اور تیرے قلب نے بھی ٹھیک یاد رکھا۔ جو کچھ تو نے کہا تھا خدائے تعالےٰ نے اُسی کے موافق قرآنِ مجید نازل فرمایا ہے۔ پس جب آنحضرت ایک منزل پر اُترے تو اصحاب کو جمع کر کے سورۂ منافقون سنائی۔ اِس سورہ کے نازل ہونے سے عبداللہ ابن اُبی بڑا ذلیل و رسوا ہوا۔ قمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب خدائے تعالےٰ نے منافقین کی شناخت اور اُن کی پہچان اپنے رسول کو کرا دی اور عبداللہ بن اُبی کے نفاق سے خبر دے دی تو اُن کا قبیلہ گروہِ منافقین کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ تمہارا جائے ستیاناس اب تو تم ذلیل و رسوا ہو چکے۔ آؤ چلو جنابِ رسولِ خدا کی خدمت میں وہ جناب تمہارے لئے خدا سے استغفار کریں گے۔ پس اُنہوں نے سر پھرا لئے اور استغفار سے

منہ موڑ لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ ابن اُبی کا بیٹا جناب رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کی اگر حضور نے میرے باپ کے قتل کا عزم بالجزم کر لیا ہے تو مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اُس کا سر کاٹ لاؤں۔ خدا کی قسم قبیلۂ اوس و خزرج اس بات سے آگاہ ہے کہ جتنی نیکی اور احسان میں اپنے باپ کے ساتھ کرتا ہوں ایسا کوئی بیٹا اپنے باپ کے ساتھ نہیں کرتا۔ اب اگر حضور نے کسی اور کو اُس کے قتل کا حکم دیا۔ اور اُس نے اُسے مار ڈالا تو میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے باپ کے قاتل کی طرف نظر کرنا میرے نفس کو اچھا نہ معلوم ہو اور میں ایک کافر کے بدلے ایک مومن کو قتل کر کے عذابِ دوزخ کا مستحق ہو جاؤں۔ (پس مناسب یہی ہے کہ میں ہی اپنے ہاتھ سے اُس کا سر اُتار دوں) آنحضرت نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے تم اُس کے ساتھ نیک ہی سلوک کرتے رہو۔

صفحہ ۸۹۲ کے حاشیہ کی سطر ۱۹ سے نوٹ نمبر ۲ شروع ہوتا ہے جس کا ہندسہ لکھنا رہ گیا ہے۔ ۱۲ منہ۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۴ متعلق صفحہ ۸۹۴

تفسیر مجمع البیان میں ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کا مرتبہ تمام صحابہ کو دو مرتبہ جتلایا۔ ایک تو اُس موقعہ پر جبکہ فرمایا تھا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اور دوسری مرتبہ جبکہ یہ آیت نازل ہوئی فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تو جناب رسولِ خدا نے اپنے دستِ مبارک سے جناب علیؑ ابن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (اے گروہ مردم! یہ ہے صالح المؤمنین)

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے خود جناب رسولِ خدا سے سنا ہے کہ علی بن ابیطالب صالح المؤمنین ہیں۔

صاحب تفسیر صافی کہتے ہیں کہ فریقین خاصہ و عامہ کی بکثرت روائتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صالح المؤمنین سے جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں۔

عون بن عبداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ جس دن جناب رسولِ خدا نے وفات پائی اُس دن آنحضرت کو غش آیا۔ پھر افاقہ ہوا تو میں رو رہا تھا۔ اور آنحضرت کے دستِ مبارک چوم رہا تھا۔ اور یہ عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ! حضور کے بعد میری اور میرے بچوں کی سرپرستی کون کرے گا۔ فرمایا میرے بعد خدائے تعالےٰ اور میرا وصی صالح المؤمنین علیؑ ابن ابیطالب تمہارا حامی و مددگار ہے۔

حضرت عمار یاسر کہتے ہیں کہ میرے سامنے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ایک مرتبہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے طلب کرکے ارشاد کیا کہ اے علی! کیا میں تم کو کوئی خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ضرور سنایئے۔ اور آپ تو ہمیشہ اچھی اچھی خبریں سُناتے ہی رہا کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ! بتحقیق خداوندعالم نے تمہاری شان میں ایک آیت قرآنی نازل فرمائی ہے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا خدا نے تم کو جبرئیل کا قرین اور ساتھی بنادیا۔ پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ۔ اے علیؑ! تم اور تمہاری اولاد کے مؤمنین (میں سے گیارہ امام) صالحین ہیں۔

محمد حلبی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی (خلافت کے بارے میں) اصحاب کو دوبارہ شناخت کرائی۔ چنانچہ ایک دن آنحضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میرے بعد تمہارا والی کون ہے؟ سب نے عرض کی خدا اور رسولؐ ہی خوب واقف ہیں۔ ارشاد کیا خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ۔ یعنی صالح المؤمنین علیؑ بن ابیطالب ہیں۔ وہی میرے بعد تمہارے والی و حاکم ہیں۔ دوسری بار مقام خمِ غدیر میں پہچنوایا جبکہ فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

ابو صالح نے حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ اس آیت میں خاصکر صالح المؤمنین سے جناب علیؑ بن ابی طالب مراد ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ اے گروہِ مردم! خدا سے زیادہ کون اچھی بات کرسکتا ہے اور بات کہنے میں خدا سے زیادہ سچا کون ہے؟ اے گروہِ صحابہ! خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں علیؑ بن ابیطالب کو اپنا نشان اور اُمّت کا امام اور اپنا خلیفہ اور وصی قرار دوں اور اُن کو اپنا بھائی اور وزیر بناؤں۔ ایُّھا النّاس! آگاہ ہو جاؤ کہ علیؑ بن ابی طالب میرے بعد ہدایت کا باب۔ خدا کی طرف بلانے والا اور صالح المؤمنین ہے۔ جو شخص خدا کی طرف ہدایت کرے۔ عملِ صالح اُس سے صادر ہوتا ہو۔ اس پر اُس کا قول یہ ہو کہ میں تو ایک مسلمان ہوں اُس سے زیادہ اچھی بات کون کہے گا؟ اے گروہِ مردم! جان لو! کہ علیؑ بن ابیطالب مجھ سے ہیں۔ اُن کی اولاد میری اولاد ہے۔ وہ میری پارۂ جگر نورِ نظر کے شوہر ہیں۔ اُن کا حکم میرا حکم ہے۔ اُن کی ممانعت میری ممانعت ہے۔ ایُّھا النّاس! اُن کی اطاعت کرنا اور اُن کی نافرمانی سے بچنا تم پر لازم و واجب ہے۔ اُن کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ اُن کی نافرمانی

میری نافرمانی ہے۔ اے لوگو! علیؑ اس اُمّت کے صدّیق اور فاروق اور ہارونؑ اور یوشعؑ اور آصفؑ اور شمعونؑ ہیں۔ اور وہ اس اُمّت کے لئے دروازۂ حطّہ (جیسا کہ بنی اسرائیلؑ کی قبولِ دعا اور بخششِ جرائم کے لئے قرار دیا گیا تھا۔) اور کشتیٔ نجات ہیں۔ اور وہ اس اُمّت کے طالوتؑ اور ذو القرنین ہیں۔ اے گروہِ مردم! وہ خلق اللہ کے لئے ذریعۂ امتحان اور خدا کی حجّتِ عظمےٰ اور آیتِ کبرےٰ اور ہدائیت کے امام اور عروۂ وُثقےٰ ہیں۔ اے گروہِ صحابہ! علی بن ابی طالب دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ اُن کا دوست ہرگز دوزخ میں نہ جائیگا اور اُن کا دشمن اُس سے نجات نہ پائیگا۔ اور وہ جنّت کے بھی تقسیم کرنے والے ہیں جس میں اُن کا دشمن ہرگز نہ جائیگا اور اُن کا دوست جنّت سے کبھی نہ نِکلے گا۔ اے میرے اصحاب! میں نے تم کو خالص نصیحت کی ہے اور اپنے پروردگار کا پیغام تمہارے پاس پہنچا دیا ہے۔ لیکن تم لوگ نصیحت کرنے والوں کو دوست نہیں جانتے۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ دیا۔ اب میں اپنے لئے اور تمہارے لئے خدا کی درگاہ میں استغفار کرتا ہوں۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۴ متعلق صفحہ ۸۹۶

الخصال میں جنابِ رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ زنانِ جنّت میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں۔ اوّل خدیجہ بنتِ خویلد۔ دوسری فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا بنتِ محمد مصطفٰے صلّے اللہ علیہ وآلہ۔ تیسری مریمؑ بنتِ عمران۔ چوتھی آسیہ بنتِ مزاحم زوجۂ فرعون۔

تمام شد